انجینئر محمد سلیم اللہ خان

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں تبدیلی

شریعت کا حکم ہے کہ حضور پرنور کی شانِ اقدس میں اشارۃً یا کنایۃً اہانت کی لازمی سزا موت ہے اور توبہ سے بھی سزا کی معافی نہیں۔ پاکستان کے ضابطہ فوجداری کی شق 295-سی میں اسی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کے حقوق انسانی کے پیکج میں شق 295-سی پر عمل درآمد بالراست دست اندازی پولیس سے بدل کر ایف آئی آر کو پہلے ڈپٹی کمشنر کی منظوری سے مشروط کر دیا ہے۔ ایسی تبدیلی کی کوشش بے نظیر بھٹو نے اپنے دور وزارت عظمٰی میں 1993ء سے کی تھی جس کے خلاف مسلسل احتجاج اور 27 مئی 1995ء کو فقید المثال ملک گیر ہڑتال کر کے ملت اسلامیہ پاکستان نے ناکام بنا دیا تھا۔ اس کے بعد نواز شریف کے پچھلے دور میں بھی کوشش کی گئی جو سخت عوامی ردعمل کے پیش نظر ناکام ہوگئی تھی۔

ضابطہ فوجداری کی تمام دوسری شقوں پر ایسی کوئی قدغن موجود نہیں اور صرف تحفظ ناموس رسالت کی شق پر ڈپٹی کمشنر کی منظوری کی شرط تبدیل کرنے والوں کی دین وعشق رسولؐ کے بارے میں بے اعتنائی کا مظہر ہے۔ آقائے نامدار سرور کائنات رحمت دو جہاں حضور پرنور کی نعوذ باللہ اہانت کرنے والے کے خلاف پہلے ڈپٹی کمشنر بہادر کے تحت تحقیقات و منظوری کے بعد ایف آئی آر درج ہو اور وہ انکار کر دیں تو درج نہ ہو اور اس اثناء میں مجرم دشمن اسلام سیکولر این جی اوز کے ذریعے ملک سے فرار ہو کر کسی بھی مغربی ملک میں رہائش پذیر ہو جائے۔ اس شق پر عمل درآمد میں اعلان کردہ تبدیلی سے ناموس رسالت کا تحفظ تو رہا ایک طرف توہین رسالتؐ کے سیلابی دروازے کھولنے کا اہتمام ہو جائے گا جس کی ملت اسلامیہ پاکستان ہرگز اجازت نہیں دے گی چاہے کتنی ہی بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے۔

اس تبدیلی کا دوسرا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایسے جرم کی صورت میں لوگ ڈپٹی کمشنر کے اس چکر میں پڑنے کی بجائے خود عشق رسولؐ میں سرشار غازی علم دین شہید کی نسبت ادا کر دیں گے۔ جیسا کہ عارف اقبال بھٹی کے قتل کے ملزم احمد شیر خان نے اپنے اقبال جرم میں کہا ہے۔ اس طرح نئی تبدیلی سے ضابطہ

فوجداری کی شق 295-سی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا کہ ملزم کو باقاعدہ عدالت میں پورا پورا صفائی کا موقع ملے' جیسے دوسرے قوانین کی خلاف ورزی کے مجرموں کو ملتا ہے اور کوئی اپنے دینی جذبے میں قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور نہ ہو۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں یہ تبدیلی ملک کی موجودہ گھمبیر صورت حال میں نہ تو کوئی قومی مسئلہ تھا' نہ ہی اس شق کی ناجائز استعمال کی کوئی کثرت تھی۔ نہ ہی اس شرعی جرم کی کوئی مسلمان جھوٹی ایف آئی آر درج کرا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں خود مرتکب اہانت کا مجرم ہوتا ہے اور نہ ہی اس قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی خود جنرل پرویز مشرف کے سات نکاتی قومی ایجنڈے کا حصہ ہے۔

ہاں! دشمنان اسلام اور مغربی یہودی و باطل قوتیں اور حکومتیں مسلسل اس قانون کو غیر موثر کرنے کے لیے ہماری حکومتوں پر دباؤ ڈالتی چلی آ رہی ہیں جن میں امریکہ کے بل کلنٹن' برطانیہ کے وزرائے اعظم' جرمنی کے صدر' آسٹریلیا کے وزیر خارجہ وغیرہ شامل ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ایسے قانون اور عدالتی فیصلہ خود برطانیہ اور امریکہ میں موجود ہیں جن پر عمل درآمد ہوتا ہے لیکن یہ لوگ دشمنان رسولؐ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں حضرت عیسیٰؑ کی ناموس کے بارے میں بھی مجرم کی سزا موت ہے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ ان قوتوں نے ایٹمی دھماکہ نہ کرنے اور کارگل سے واپسی کے لیے بھی دباؤ ڈالا تھا۔ نواز شریف ایٹم بم پر دباؤ مسترد کر کے اقتدار بچا گئے تھے۔ کارگل پر قبول کر کے اقتدار سے گئے۔ یہ بدقسمتی ہوگی کہ موجودہ سیٹ اپ میں یہ عناصر حضور اکرمؐ کے ناموس کے تحفظ کے قانون میں ایسی تبدیلی کرانے میں کامیاب ہو جائیں۔

❁......❁......❁